REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۶ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۲ تبلیغ ۱۳۴۱ ہش | ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء | نمبر ۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۱ فروری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ حسب معمول کل بھی حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ربوہ میں یوم مصلح موعود کی تقریب پر عظیم الشان جلسہ کا انعقاد

پیشگوئی مصلح موعود کے مہتم بالشان ظہور اور اس کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۱ فروری۔ کل مورخہ ۲۰ فروری کو ربوہ میں یوم مصلح موعود کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ اس موقعہ پر لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام صبح ۸½ بجے مسجد مبارک میں ایک عظیم الشان جلسہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں اہل ربوہ نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا انہوں نے بھی بکثرت اس میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ جلسہ میں علمائے سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر اس کی عظمت واہمیت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود میں اس کے عظیم الشان ظہور اور حسب پیشگوئی آپ کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب اور اس کی خوشکن تفصیلات پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں اور اس ضمن میں احباب کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی بعد ازاں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے درثمین میں سے ”محمود کی آمین“ کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے بعدہ سب سے پہلے مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کرنے کے بعد اس کی عظمت واہمیت کو واضح کیا اور پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ آپ کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت المصلح الموعود کی حسن واحسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مماثلت پر ایمان افروز تقریر کی۔ اور بالخصوص تعلق باللہ توکل علی اللہ، کامیابی اور فتح پر کامل یقین نشان نمائی، اور قرآنی علوم ومعارف کے اعتبار سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا حسن واحسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر ہونا بڑی عمدگی اور خوبی سے واضح کیا۔ آپ نے اس مماثلت کو واضح کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر معارف تحریرات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی روح پرور تقاریر اور خطبات کے اقتباس بکثرت پیش کئے اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو حسن واحسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر بنا کر پیشگوئی کے اس حصہ کو کس شان سے پورا فرمایا ہے۔

بعدہ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مصلح موعود کے زمانہ میں اسلام اور احمدیت کی ترقی پر ایک مبسوط تقریر فرمائی اور واضح کیا کہ غلبۂ اسلام کی آسمانی تقدیر کے بروئے کار آنے میں مصلح موعود کے وجود اور اس کے عظیم الشان کارناموں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ آج حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی عظیم الشان مساعی کے نتیجہ میں اسلام کو اطراف وجوانب عالم میں جو سربلندی حاصل ہو رہی ہے وہ سب پر عیاں ہے اور ایک دنیا اس کی معترف ہے۔ اس ضمن میں آپ نے تحریک جدید اور وقف جدید کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ حضور ایدہ اللہ نے ان تنظیموں کی شکل میں تبلیغ اسلام کی ایک ایسی مستحکم بنیاد قائم فرما دی ہے کہ ان کے ذریعہ نسلاً بعد نسل

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

امریکہ اپنے ہواباز کو مدار پر پہنچانے میں کامیاب ہو گیا

جان گلین ساڑھے چار گھنٹوں میں زمین کے گرد تین چکر لگا گئے

کیپ کینیڈی۔ ۲۱ فروری۔ امریکہ کے پہلے خلائی مسافر کرنل گلین کو کل کامیابی سے مدار میں پہنچا دیا گیا۔ انہوں نے خلا میں پہنچنے پر بتایا کہ میں اچھی طرح سے ہوں اور مصنوعی سیارے کے آلات تسلی بخش طریقے سے کام کر رہے ہیں۔ دنیا بھر کے مختلف حصوں میں خلائی مشاہدہ گاہوں میں ان کے ریڈیائی سگنل سنے گئے۔

کرنل گلین نے پاکستانی وقت کے مطابق دس بجے رات تک زمین کے گرد اپنا پہلا چکر مکمل کر لیا تھا۔ پروگرام کے مطابق زمین کے گرد تین چکر لگائیں گے۔ اور پھر انہیں زمین پر اتار لیا جائے گا۔ ان کی پرواز اطمینان بخش طریقے سے جاری ہے۔ اور قوی امید ہے۔ کہ انہیں بحفاظت زمین پر اتار لیا جائے گا۔

کرنل گلین کو بحراوقیانوس میں کسی جگہ اتارا جائے گا۔ جہاں ۲۴ سمندری جہاز ان کو اٹھانے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ روسی خبر رساں ایجنسی نے امریکی سیارے کی کامیاب پرواز کی اطلاع آدھ گھنٹے بعد دے دی۔ طاس نے خلائی پرواز کے متعلق متعدد فنی تفصیلات بیان کیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ارجنٹائن میں پاکستان کے سفیر بھی ہونگے

کراچی ۲۱ فروری۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق اداره اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو جمہوریہ ارجنٹائن میں پاکستان کا سفیر بھی مقرر کیا گیا ہے۔ آپ دونوں عہدوں کے فرائض ساتھ ساتھ انجام دیں گے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

آج وزیر خارجہ سے ملاقات کر رہے ہیں

لاہور ۲۱ فروری۔ ادارہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کل کراچی سے لاہور پہنچے۔ آج آپ راولپنڈی میں وزیر امور خارجہ مسٹر منظور قادر سے ملاقات کریں گے۔ اور حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے بارے میں پاکستان کے آئندہ اقدام پر تبادلۂ خیالات کریں گے

واضح رہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے گذشتہ روز کراچی میں صدر محمد ایوب خاں اور سیکرٹری وزارت امور خارجہ مسٹر الیس کے ہلوی سے ملاقات کی تھی۔ آپ ہفتہ کے روز واپس نیویارک روانہ ہو جائیں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲۲ - فروری ۶۲ء

مصلح موعود کی پہچان

مصلح موعود کے زمانے کے تعین میں بعض لوگوں نے ٹھوکر کھائی اور ان کا اس بارے میں سارا زور اس پر خرچ ہوتا ہے کہ وہ ثابت کریں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مصلح موعود نہیں ہیں بلکہ ان کے خیال میں وہ مدت مدید یعنی تقریباً تین سو سال کے بعد پیدا ہوگا۔ حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے یہی واضح ہوتا ہے کہ مصلح موعود کا زمانہ نہایت قریب ہے بلکہ ان سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ لڑکا جس کو آپ نے مصلح موعود کا نام دیا ہے جسمانی طور پر بھی آپ ہی کا لڑکا ہوگا۔

ہر احمدی اس بات کو جانتا ہے کہ اس لڑکے کے متعلق جس کا نام آپ کی تحریروں میں مصلح موعود آتا ہے۔ خبر ۲۰ر فروری کے اشتہار میں دی گئی ہے اور اس اشتہار سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ آپ نے یہ نشان اللہ تعالیٰ سے خاص طور پر تضرعات کے ذریعہ طلب کیا تھا اور جب یہ اشتہار شائع ہوا تھا مخالفین میں بھی اس کا شور پڑ گیا تھا۔ چنانچہ بعض لوگوں نے مثلاً لیکھرام وغیرہ نے تو یہاں تک کہدیا تھا کہ ہم پیشگوئی کرتے ہیں کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہیں ہوگا۔

یہ بات بھی ہر احمدی جانتا ہے کہ آپ نے اس لڑکے کی پیدائش کے لئے نو سال کی میعاد ٹھہرائی تھی اس لئے ضروری تھا کہ مصلح موعود نو سال کے اندر پیدا ہوتا۔ چنانچہ جب صاحبزادہ بشیر اوّل فوت ہوگیا تو مخالفین نے شور برپا کر دیا کہ وہ لڑکا جس کے متعلق آپ نے بڑے دعوے کئے تھے وہ تو فوت ہوگیا اس لئے آپکی پیشگوئی غلط ثابت ہوتی ہے اس پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تقریر فرمائی تھی جو "حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر" کے نام سے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی اس میں حضور فرماتے ہیں:۔

"اب ناظرین پر منکشف ہو کہ بعض مخالفین پسر متوفی کی وفات کا ذکر کر کے اپنے اشتہارات و اخبارات میں طنز سے لکھتے ہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کی نسبت اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء و ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷ر اگست ۱۸۸۷ء میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ بعضوں نے اپنی طرف سے افترا کر کے یہ بھی اپنے اشتہار میں لکھا کہ اس بچہ کی نسبت یہ الہام بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ بادشاہوں کی بیٹیاں بیاہنے والا ہوگا۔ لیکن ناظرین پر منکشف ہو کہ جن لوگوں نے یہ نکتہ چینی کی ہے انہوں نے بڑا دھوکا کھایا ہے یا دھوکا دینا چاہا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ماہ اگست ۱۸۸۷ء تک جو پسر متوفی کی پیدائش کا مہینہ ہے جس قدر اس عاجز کی طرف سے اشتہار چھپے ہیں جن کا لیکھرام پشاوری نے وجہ ثبوت کے طور پر اپنے اشتہار میں حوالہ دیا ہے۔ اُن میں سے کوئی شخص ایک ایسا حرف بھی پیش نہیں کر سکتا جس میں یہ دعوے کیا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا جو فوت ہوگیا ہے بلکہ ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء کا اشتہار اور نیز ۷ر اگست ۱۸۸۷ء کا اشتہار کہ جو ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء کی بناء پر اور اس کے حوالہ سے بروز تولد بشیر شائع کیا گیا تھا صاف بتلا رہا ہے کہ ہنوز الہامی طور پر یہ تصفیہ نہیں ہوا کہ آیا یہ لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا کوئی اور ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ اب خلاصہ کلام یہ کہ ہر دو اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷ر اگست ۱۸۸۷ء مذکورہ بالا اس ذکر و حکایت سے بالکل خاموش ہیں کہ لڑکا پیدا ہونے والا کیسا اور کن صفات کا ہے بلکہ یہ دونوں اشتہار صاف شہادت دیتے ہیں کہ ہنوز یہ امر الہام کے رُو سے غیر منفصل اور غیر مصرح ہے ہاں یہ تعریفیں جو اُوپر گذر چکی ہیں ایک آنے والے لڑکے کی نسبت عام طور پر بغیر کسی تخصیص و تعیین کے اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء میں ضرور بیان کی گئی ہیں۔ لیکن اُس اشتہار میں یہ تو کسی جگہ نہیں لکھا کہ جو ۷ر اگست ۱۸۸۷ء کو لڑکا پیدا ہوگا وہی مصداق ان تعریفوں کا ہے بلکہ اس اشتہار میں اس لڑکے کے پیدا ہونے کی کوئی تاریخ مندرج نہیں کہ کب اور کس وقت ہوگا۔ پس ایسا خیال کرنا کہ ان اشتہارات میں مصداق ان تعریفوں کا اسی پسر متوفی کو ٹھہرایا گیا تھا صریح ہٹ دھرمی اور بے ایمانی ہے یہ سب اشتہارات ہمارے پاس موجود ہیں اور اکثر ناظرین کے پاس موجود ہوں گے مناسب ہے کہ ان کو غور سے پڑھیں اور پھر آپ ہی انصاف کریں۔ جب یہ لڑکا جو فوت ہوگیا ہے پیدا ہوا تھا تو اُس کی پیدائش کے بعد صدہا خطوط اطراف مختلفہ سے بدیں استفسار پہنچے تھے کہ کیا یہ وہی مصلح موعود ہے جس کے ذریعہ سے لوگ ہدایت پائیں گے تو سب کی طرف یہی جواب لکھا گیا تھا کہ اِس بارے میں صفائی سے اب تک کوئی الہام نہیں ہوا ہاں اجتہادی طور پر گمان کیا جاتا تھا کہ کیا تعجب کہ مصلح موعود یہی لڑکا ہو۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس پسر متوفی کی بہت سی ذاتی بزرگیاں الہامات میں بیان کی گئی تھیں جو اُس کی پاکیزگی رُوح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادتِ جبلّی کے متعلق تھیں اور اس کی کاملیت استعدادی سے علاقہ رکھتی تھیں سو چونکہ وہ استعدادی بزرگیاں ایسی نہیں تھیں جن کے لئے بڑی عمر پانا ضروری ہوتا۔ اِسی باعث سے یقینی طور پر کسی الہام کی بناء پر اِس رائے کو ظاہر نہیں کیا گیا تھا کہ ضرور یہ لڑکا پختہ عمر تک پہنچے گا اور اسی خیال اور انتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جاوے تب اس کا مفصل اور مبسوط حال لکھا جائے۔ سو تعجب اور نہایت تعجب کہ جس حالت میں ہم ابتک پسر متوفی کی

(باقی صفحہ ۵ پر)

کچھ اپنے متعلق

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

انسان پر خدا کی اتنی نعمتیں ہیں کہ وہ ان کا شمار نہیں کر سکتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طفیل تو ہم پر خدا کی نعمتوں کا کوئی حد و حساب ہی نہیں لیکن پھر بھی بعض اوقات انسان ضعیف البنیان کمزوری دکھاتا اور بے صبری کرتا اور ناشکر گذاری کا مرتکب ہونے لگتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ قول کتنا پیارا ہے کہ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی روایت آتی ہے کہ وہ بعض اوقات اپنے آخری ایام میں گھبرا کر یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ اللّٰھم لالی ولاعلی " یعنی اے میرے آقا! میں تجھ سے اپنے کسی نیک عمل کا اجر نہیں مانگتا مگر مجھے میری لغزشوں کی پاداش سے محفوظ رکھ اور میرا حساب کتاب برابر رہنے دے"!

اس عاجز کی عمر بھی اس وقت انہتر ۶۹ سال کے قریب ہے بلکہ قمری حساب سے ستر سال سے اوپر ہو چکی ہے اور یہ عمر طبعاً ضعف اور کمزوری کی عمر ہوتی ہے اور اس پر مجھے کچھ سال سے تین چار فکر پیدا کرنے والی بیماریاں بھی لاحق ہیں اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طویل علالت اور عزیزم میاں شریف احمد صاحب کی وفات کی وجہ سے بھی طبیعت اکثر بے چین رہتی ہے اور اپنی جسمانی اور روحانی کمزوریوں کا خیال بھی دل پر غالب ہے۔ اور گو میں خدا کے فضل سے اپنی طاقت کے مطابق صبر پر قائم رہنے کی کوشش کرتا ہوں اور اپنی سمجھ کے مطابق خدا کی بے شمار نعمتوں کا شکر گذار رہنے کی سعی بھی کرتا ہوں مگر دل ڈرتا رہتا اور خوف کھاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی وسیع بخشش اور بے حد رحم و کرم کے باوجود بعض اوقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح دل اس دعا کی طرف مائل ہونے لگتا ہے کہ اللّٰھم لالی ولاعلی۔ پس میں اس رمضان کے مبارک مہینہ میں اپنے دوستوں اور مخلصین جماعت سے اپنے لئے دو خاص دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں:۔

(۱) اوّل یہ کہ جتنی بھی میری مقدر زندگی ہے اللہ تعالیٰ اس میں مجھے دل کا سکون اور کام کرنے والی جسمانی صحت اور اپنی رضا کے ماتحت مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور میرا انجام بخیر ہو۔

(۲) دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری کمزوریوں کے باوجود اپنی ذرہ نوازی سے قیامت کے دن اُس گروہ میں شامل فرمائے جن کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے بعض لوگ حساب کتاب کے بغیر بخشے جائیں گے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس عاجز کو حشر کے میدان میں خدا کے سامنے اپنے حساب کتاب کے لئے کھڑے ہونے کی بالکل طاقت نہیں۔ ربی یا حیّ یا قیوم برحمتک استغیث وارجوا منک خیراً یا ارحم الرٰحمین۔

راقم آثم خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ
۱۶ر فروری ۱۹۶۲ء مطابق ۱۰ر رمضان المبارک

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ڈیڑھ ہزار افراد تک پیغامِ حق ۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت ۔ تعلیم و تربیت

از مکرم چوہدری محمد عنایت اللہ صاحب ۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

تعلیم و تربیت

بفضلہ تعالیٰ روزانہ نماز فجر کے بعد سواحیلی زبان میں درس قرآن، اور نماز مغرب کے بعد درس حدیث دیتا رہا۔ دو بار لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں سواحیلی اور اردو زبان میں درس قرآن حکیم دیا۔ ٹبورا گورنمنٹ سیکنڈری سکول کے طلباء کو ہفتہ میں دو بار دینیات پڑھائی ریلوے اپرنٹس سکول میں ہفتہ میں ایک بار مسلمان طلباء کو دینیات کے سبق دیئے۔

تبلیغ

معلم محمود عبد اللہ صاحب کے ساتھ ملک ٹبورا کے مختلف محلہ جات، مضافات اور دیہات میں دورہ کرکے ۷۰۸ پمفلٹ وغیرہ تقسیم کئے۔ قریباً ۱۵۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ۲۵۰ میل سفر کیا۔ علاوہ تبلیغی خط و کتابت کے ۱۰۰ افراد کو بذریعہ ڈاک تبلیغی لٹریچر بھجوایا۔ خرچ ڈاک حسب سابق عزیز ڈاکٹر محمود احمد صاحب ظفر اپنی جیب سے ادا کرتے رہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

نو مبائعین

بفضلہ تعالیٰ پانچ افراد بیعت کرکے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے الحمد للہ۔ بیعت کنندگان میں سے دو نوجوان یعنی یحیٰی رجب اور راحمہ سملن تو سینئر سیکنڈری کی آخری کلاس کے طلباء ہیں اور ایک ایسے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں جہاں ہمارا کوئی احمدی نہ تھا۔ یہ دونو نوجوان انشاء اللہ العزیز اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے ٹانگانیکا سے باہر کسی ملک جائیں گے۔ دو عرب دوکانداروں نے بھی بیعت کی۔ یہ دونوں سگے بھائی ہیں اور ایسے اضلاع میں رہتے ہیں کہ جہاں ہماری پہلے کوئی جماعت نہ تھی اور اس طرح تین چار نئے اضلاع میں تبلیغ کا راستہ کھل گیا ہے۔ الحمد للہ

شیخ محمد حسن صاحب چیف اروں لگوشہ صاحب اور معلم عبد اللہ کا ڈروگا صاحب کو خاص طور پر تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک جلسہ میں ۳۵۰ پرچے سواحیلی اور انگریزی اخبارات سلسلہ کے تقسیم کئے۔ ضلع ٹبورا کے نمبرداروں کی سالانہ میٹنگ میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا ۱۱۰ شلنگ کا لٹریچر فروخت کیا گیا غیر از جماعت زیر تبلیغ دوستوں کو ۲۰ کتب برائے مطالعہ دیں۔ ۵۰ خطوط لکھے۔

عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ پر غرباء میں قربانی کا گوشت تقسیم کرنے کا انتظام کیا اس دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک عید کا خطبہ سواحیلی زبان میں ترجمہ کرکے دوستوں کو سنایا۔ بعض غیر از جماعت نوجوانوں نے بھی نماز عید ہمارے ساتھ پڑھی۔ اور وہ حضور پر نور کا خطبہ سنکر بہت خوش ہوئے۔

عید الاضحیٰ کے دوسرے دن عاجز نے بعض افریقن غیر از جماعت دوستوں کو چائے پر مدعو کیا۔ چائے کے وقت قریباً ایک گھنٹہ تک سوال و جواب کا بڑا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ سوالات زیادہ تر مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان اختلافی مسائل پر تھے۔ بفضلہ تعالیٰ مسلمان اور عیسائی طلباء جوابوں سے بڑے مطمئن اور خوش ہوئے۔

یکم مئی ۱۹۶۱ء کو یعنی ٹانگانیکا کو اندرونی آزادی ملنے کے دن عاجز نے حکمران سیاسی پارٹی کے عہدہ داروں کو رات کے کھانے کی دعوت دی اور کھانے کے بعد سب نے ملکر ملک کی ترقی اور امن وسلامتی کے لئے دعا کی۔

وزیر اعظم صاحب کا دورہ

۸ مئی کو آنریبل وزیر اعظم صاحب پہلی بار بحیثیت وزیر اعظم ٹبورا تشریف لائے۔ ۱۰ بجے صبح ہوائی جہاز کے ذریعہ ٹبورا پہونچے۔ صبح سے ہی لوگ پیدل، سائیکلوں اور موٹروں پر ہوائی اڈہ پر استقبال کے لئے پہنچ چکے تھے۔ جب آپ طیارہ سے باہر تشریف لائے تو ہزاروں افریقن اور سینکڑوں ایشین اور یورپین نے انہیں بڑی گرمجوشی کے ساتھ خوش آمدید کہا۔

۹ مئی ۱۹۶۱ء دو بجے بعد دوپہر پبلک جلسہ میں دس پندرہ ہزار کے مجمع میں آپ نے تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران میں مذہبی فرقوں کے ضمن میں دو مرتبہ جماعت احمدیہ کا بھی ذکر کیا۔ احمدیوں اور سنیوں کے علاوہ انہوں نے کسی اور مسلمان فرقہ کا ذکر نہ کیا۔

اسی دن ۱/۲ ۵ بجے بعد دوپہر ٹانگانیکا کی حکمران پارٹی (T. A. N. U.) یعنی ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کے زیر انتظام ایک پارٹی کا انتظام تھا جس میں داخلہ ٹکٹ کے ذریعہ تھا۔ قریباً ڈیڑھ درجن پادری اور بشپ صاحبان بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ ہر قوم اور نسل مذہب و ملت اور طبقہ کے شرفا اور لیڈر موجود تھے۔ یہ پارٹی وزیر اعظم کے اعزاز میں تھی۔ بعض لوگوں نے انتظام کے مطابق تار وغیرہ کے تحفے انکی خدمت میں پیش کئے۔ عاجز نے ۔۔۔ سے زائد اشخاص کے مجمع میں لاؤڈ سپیکر پر سواحیلی زبان میں وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں ان کی تشریف آوری پر اپنے مشن اور جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہی اور ان کے عہدہ وزارت عظمیٰ پانے پر مبارکباد پیش کی۔ از روئے قرآن مجید اور اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جماعت کی تعلیم اطاعت و وفاداری بیان کرنے کے بعد اپنی طرف سے ان کی خدمت میں سلسلہ احمدیہ کی پانچ کتب کا سیٹ پیش کیا۔ جو انہوں نے دونوں ہاتھوں سے بڑی خوشی سے قبول کیا اور مائکروفون پر تشریف لاکر ہمارے ایڈریس اور تحفہ کتب کا شکریہ ادا کیا۔

اس تقریب کے بعد تمام مسلمان شیوخ اور معلمین اور شرفاء نے عاجز کو مبارکباد دی۔ اس موقعہ پر جو لوگ موجود تھے ان میں سے بعض بہت دور سے آئے ہوئے تھے۔ ہمارے ایڈریس میں چونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر تھا۔ اس لئے بفضلہ تعالیٰ ان کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔

کتب پیش کرنے کے موقعہ کا فوٹو کئی اخبارات میں مختصر خبر کے ساتھ شائع ہوا۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

چھوٹوں پر نظر شفقت رکھو اور بزرگوں کی عزت کرو

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویعرف شرف کبیرنا (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ شعیب کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے آدمی کی عزت و توقیر نہیں کرتا وہ ہم سے کوئی رابطہ نہیں رکھتا

تشریح۔ چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت کرنا یہ اخلاق کا بہترین حصہ ہے۔ معاشرہ میں کئی قباحتیں صرف اس لئے جنم لیتی ہیں کہ چھوٹوں پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اور ان پر غیر معمولی سختی کی جاتی ہے۔ اور یہ سختی بجائے اصلاح کے تخریب کا باعث ہوتی ہے۔ باہمی تنازعات اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ماہرین نفسیات نے آج کل تجربہ اور استقراء کی روشنی میں ثابت کر دیا ہے۔ کہ چھوٹوں کی اصلاح محبت اور پیار سے نہایت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے۔ مگر یہ سبق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے دیا۔

بڑوں کی عزت کرنا یہ فطرتی خاصہ ہے قوم کے بزرگ اور اکابرین بمنزلہ تعویذ کے ہوتے ہیں۔ ان کا وجود بے شمار راحتوں کا باعث ہوتا ہے۔ ان کا تجربہ اور سابقہ مساعی زندگی کے ہر شعبہ میں بطور مشعل کے ہوتی ہیں۔ وقار کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اپنے سے بڑوں اور بزرگوں کو احترام و توقیر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔ اگر یہ خوبی ماحول سے عنقا ہو جائے۔ تو کئی قسم کے مفاسد اور تنازعات کا خدشہ ہوتا ہے۔

(مرتبہ نور احمد منیر عفی عنہ)

حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا عدیم المثال عفو اور درگذر

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ سیرالیون و لائبیریا مغربی افریقہ)

(۱)

دنیا میں سینکڑوں بادشاہ اور ہزاروں حکمران ایسے گزرے ہیں جنہوں نے بڑے بڑے دشمن تو الگ رہے اپنے معمولی دشمنوں کو بلکہ عام درباریوں کو ان کی ادنیٰ سی حرکت یا معمولی گستاخی آمیز بات پر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور پھر ان کی لاشوں کی نہایت وحشیانہ طور پر بے حرمتی اور تذلیل کی۔

دشمن پر غالب آجانے اور اس پر اقتدار حاصل کر لینے کے بعد انسان کے انتقامی جذبات عموماً اس شدت کے ساتھ ابھرتے ہیں کہ عام حالات میں ان پر قابو پالینا اور دشمن کو معاف کر دینا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ ایسے مواقع پر صرف وہی انسان انتقامی جذبات کو دبا کر عفو و رحم سے کام لے سکتا ہے جو نہایت ہی بلند و بالا اور اعلیٰ ترین اخلاق کا مالک ہو اور تخلقوا باخلاق اللّٰہ کا کامل نمونہ ہو۔

گو یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں جو مختلف عادات و خصائل اور شمائل ودیعت کر رکھے ہیں۔ ان میں ایک اہم خصلت انتقام کا مادہ بھی ہے لیکن اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے انسان میں عفو و درگذر کا جذبہ بھی رکھا ہے۔ اس جذبے کا برمحل استعمال اس کو اپنے دشمن سے جسمانی طور پر انتقام لینے اور اسے نقصان پہنچانے کے ارادہ پر نہ صرف غالب کر دیتا ہے، بلکہ اس کے برموقعہ بروئے کار لانے سے وہ دشمن کو ہمیشہ کے لئے طوعی طور پر مغلوب اور غلام و مطیع بنا لیتا ہے۔ اس طرح ایک رنگ میں انتقامی جذبہ کی غرض پوری ہو جاتی ہے اور فریقین کے دلوں سے دشمنی نفرت اور انتقام وغیرہ کے خیالات ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر صلح و امن اور محبت اور دوستانہ تعلقات کی ایک مستقل اور نہ مٹنے والی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے باہمی جنگ و جدال کا سلسلہ یکسر مٹ جاتا ہے

اپنے دشمنوں اور بدترین دشمنوں پر کامل غلبہ حاصل کر لینے کے بعد انہیں نہ صرف معاف کر دینا بلکہ ان سے حسن سلوک اور احسان کا معاملہ کرنا ایک ایسا فعل ہے جس کی مثال اس دنیا میں صرف اور صرف بانیٔ اسلام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی میں ہی مل سکتی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام سے قبل بھی دنیا میں ہزاروں انبیاء اور سینکڑوں بادشاہ اور قومی رہنما گذرے ہیں۔ اور آپ کے بعد بھی اب تک ہزاروں اپنے اپنے وقت گذار کر ختم ہو چکے ہیں۔ لیکن دشمنوں سے آپ کا سا حسن سلوک اور عفو و درگذر و نیکی کا معاملہ کرنے کی مثال آج تک کہیں نہیں مل سکی۔ اس لحاظ سے آپ بلاشبہ یکتائے زمانہ ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے محض اس وجہ سے کہ آپ دنیا کے لوگوں کو ایک خدا کی پرستش کی تلقین کرتے تھے۔ آپ کو اور آپ کے مقدس صحابہؓ کو وہ وہ تکالیف پہنچائیں۔ دکھ دیئے اور مظالم ڈھائے کہ جن کا تصور انسانی جسم پر کپکپی پیدا کر دیتا ہے۔ اور جس کی مثال دنیا کی کسی وحشی سے وحشی قوم اور ظالم سے ظالم لوگوں میں بھی نہیں ملتی۔

اگر ہم تاریخ کی روشنی میں مذہبی دنیا پر ایک گہری نظر ڈالیں تو ہمیں دکھائی دیتا ہے کہ دنیا میں جس قدر ایسے مذہبی لیڈر گزرے ہیں جن کو اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوا ہے کم و بیش سب نے اپنے دشمنوں کو تہ تیغ اور نیست و نابود کرنے کی کوشش کی ہے جہاں تک بائیبل لٹریچر کا تعلق ہے بائیبل کے جتنے نبیوں اور ان کے متبعین نے بھی اپنے دشمنوں کو شکست دے کر ان پر اقتدار حاصل کیا۔ ان سب نے باوجود سچے نبی ہونے کے انتقامی جذبہ سے مغلوب ہو کر پالیسی اور غرض سے قتل عام کے ذریعہ اپنے دشمنوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا اور یا پھر انہیں ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنا لیا۔ ان میں سے کسی نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح عفو و رحم کا سلوک اُن سے نہیں کیا۔ چنانچہ ایلیاہ نبی (جو پیشگوئیوں کے لحاظ سے بائیبل کے بڑے بڑے نبیوں میں شمار کئے جاتے ہیں) کے متعلق سلاطین I باب ۱۸ میں لکھا ہے کہ انہوں نے بعل کے ۴۵۰ نبیوں اور ان کے پیروؤں کو نہایت بری طرح قتل کیا۔

اسی طرح حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کی طرف بھی بائیبل مختلف موقعوں اور موقعوں پر اپنے دشمنوں کا مُثلہ کرنا اور قتل عام کے ذریعہ انہیں تباہ کرنا منسوب کرتی ہے۔ اور یہ ایک ایسی صاف اور کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ شاید ہی بائیبل کا کوئی طالب علم اس سے ناآشنا ہوگا۔

حضرت موسیٰ کا دشمنوں سے سلوک

حضرت موسیٰ علیہ السلام بائیبل کے سب سے بڑے شرعی نبی تسلیم کئے جاتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی گنتی باب ۳۱ میں آتا ہے کہ ان کے حکم سے بنی اسرائیل نے اہل مدین پر حملہ کر کے انہیں نہایت بری طرح شکست دی جس کے بعد ان سب کو مع عورتوں اور بچوں کے قتل کر کے ان کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور یہ سب کچھ بقول بائیبل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں اُن کے حکم سے ہوا۔ چنانچہ بائیبل میں لکھا ہے کہ:-

"حضرت موسیٰ نے فتح کے بعد اپنے لشکر کے رئیسوں اور بنی اسرائیل کے سرداروں کو حکم دیا کہ تم ان کے بچوں میں سے جتنے لڑکے ہیں سب کو قتل کر دو اور ہر ایک عورت کو جو مرد کی صحبت سے واقف ہے جان سے مار دو لیکن وہ لڑکیاں کہ جو مرد کی صحبت سے واقف نہیں ہوئیں انکو اپنے لئے زندہ رکھو۔ چنانچہ ان کی کل تعداد ۳۲ ہزار نکلی"

(گنتی باب ۳۱، آیت ۱۳ تا ۱۸)

یہ ہے بائیبل کے سب سے بڑے شرعی نبی کا اپنے دشمنوں سے سلوک اور دشمن بھی وہ لوگ اور وہ قوم جن کی دامادی کا آپ کو شرف حاصل تھا اور جن کے آباؤ اجداد کے آپ پر احسانات تھے اور جن کے پاس آپ فرعون اور اس کے لوگوں کے مظالم سے بچنے کے لئے سالہا سال تک پناہ گزین رہے۔ یہ امر تعجب انگیز ہے کہ بائیبل کے نزدیک حضرت موسیٰ کا اپنے دشمنوں سے اس قدر ظالمانہ اور بے رحمی کا سلوک روا رکھنا اپنی طرف سے یا اپنی مرضی سے نہیں تھا بلکہ بائیبل کے رحیم و کریم خدا کی طرف سے انہیں ایسا کرنے کا حکم ملا تھا۔ چنانچہ استثناء باب ۷، آیت ۲ میں لکھا ہے:-

"جبکہ خداوند تیرا خدا انہیں یعنی تیرے دشمن جادوگروں کو تیرے حوالہ کرے تو تو انہیں مار یو اور حرم کیجیو۔ نہ تو ان سے عہد کیجیو اور نہ ان پر رحم کیجیو"

گو ہمارے نزدیک یہ تعلیم الٰہی تعلیم نہیں کہلا سکتی۔ اور ممکن ہے یہ آیات بعد کی داخل کردہ اور الحاقی ہوں لیکن یہ دو آیتیں ان لوگوں کے لئے ضروری قابل غور ہیں جو بائیبل کو الہامی کتاب یقین کرتے ہیں۔ اور جن کا یہ دعویٰ ہے کہ بائیبل کا خدا بڑا محبت کرنے والا اور رحیم و کریم خدا ہے۔

حضرت مسیح اور دیگر عیسائی رہنماؤں کا دشمنوں سے سلوک

جہاں تک حضرت مسیح علیہ السلام کا تعلق ہے گو ان کو اپنی زندگی میں اپنے دشمنوں کو شکست دینے اور ان پر غلبہ حاصل کرنے کا موقعہ نہیں ملا اور ان کی تعلیم دشمنوں سے حسن سلوک اور محبت ہی کی تھی۔ تاہم بائیبل کے نئے عہد نامہ میں کئی ایک بیانات ایسے بھی ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں جو اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ اگر انہیں اور ان کے حواریوں کو اپنے دشمنوں پر غلبہ تو علیحدہ رہا کسی قدر طاقت و قوت بھی حاصل ہو جاتی۔ تو وہ ضرور اپنے مخالفین کو تلوار سے سیدھا کرتے اور انہیں نیست و نابود کر دیتے۔ چنانچہ انجیل متی میں صاف لکھا ہے کہ ایک وقت حضرت یسوع نے یہ دیکھ کر کہ پبلک کا رجحان غیر معمولی طور پر ان کی طرف ہو رہا ہے اپنے حواریوں کو یہ حکم دے دیا تھا کہ وہ تلواریں خرید لیں اور بعض نے اپنے کپڑے فروخت کر کے تلواریں خرید بھی لی تھیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب حضرت مسیح ناصری کے پیروؤں کو دنیا میں طاقت اور اقتدار حاصل ہوا تو جو مظالم انہوں نے اس وقت اپنے شکست خوردہ اور کمزور دشمنوں پر ڈھائے وہ اس قدر وحشیانہ اور سفاکانہ ہیں کہ ان کے ذکر سے آج بھی عیسائی لیڈروں اور پادریوں کی گردنیں مارے شرم کے جھک جاتی ہیں

ہندو مذہب میں دشمن سے سلوک

ہندو مذہب بھی مذاہب عالم میں ایک اہم مذہب شمار کیا جاتا ہے اور اس کے ماننے والے اس کے عالمگیر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اس مذہب میں بھی مغلوب اور شکست خوردہ

اسلامی شعار۔ پردہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ نے اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۶۱ء کی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ:-

"بیرونی فضا یا آزاد محبت کے اثر کے ماتحت پردے کے معاملہ میں مسلمانوں میں جو غیر اسلامی رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو اس کی بھی اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے"

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

دشمنوں کو ختم کر دینے اور انہیں پورے طور پر ہر طرح سے تباہ کر دینے کا حکم ہے اور ہندو تاریخ اس امر کی شاہد ناطق ہے کہ قدیم سے ہندو راجے اور مذہبی اور سیاسی رہنما اس پر عمل کرتے چلے آئے ہیں کیونکہ ان کے ہاں اس تعلیم کی موجودگی میں دشمن کو معاف کر دینے یا اس سے حسن سلوک کر کے اس کے دل کو فتح کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا چنانچہ اتھرو وید کانڈ ۱۲ سوکت ۲۲ منتر میں لکھا ہے

"اے ویدک دھرمی راجاؤ اور دوسرے ویدک دھرمیو تم شیر جیسے بن کر رعیتوں کو کھا جاؤ اور چیتے جیسے بن کر اپنے دشمنوں کو باندھ کر جکڑ لو اور اس کے بعد مخالفت کرنے والوں کے کھانے تک اٹھا لو"

پھر لکھا ہے۔

"اے دشمنوں کے مارنے والو اصول جنگ میں ماہر بے خوف و ہراس۔ پُر جاہ جلال عزیز و جوانمرد دیرمیشور کے حکم پر چلو اور بد فرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سر انجام کرو۔"

رگوید بھاشا بھومکا صفحہ ۳۶

ایک اور جگہ سام وید اتر آچک گیارہ منتر میں لکھا ہے

"اے مخالفو تم سر کٹے ہوئے سانپوں کی طرح بے سر اور اوندھے ہو جاؤ اس کے بعد پھر جو تم میں چیدہ چیدہ ہوں ان کو اندر اور آگ دیوتا تباہ کریں۔"

پھر ادھیائے ۸ شلوک ۲۸۱ میں لکھا ہے

"جو شودر براہمن کے برابر بیٹھنا چاہے راجہ یا تو اس کی کمر پر گرم لوہے کے داغ دے یا اسے ملک سے باہر نکال دے یا اس کا سُرین کاٹ دے"

"براہمن بغیر کسی شک و شبہ کے شودر کا مال و دولت لے لے کیونکہ شودر کا تو اپنا کچھ بھی نہیں بلکہ اس کا سب کچھ اس کے مالک براہمن کا ہی ہے"

ادھیائے ۸ سلوک ۴۱۷

مغلوب قوموں یا دشمنوں سے سلوک کے متعلق دنیا کے اہم ترین مذاہب۔ یہودیت عیسائیت اور ہندوازم کی کتب میں سے اوپر بیان کردہ چند مثالوں اور عملی نمونوں سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے انبیاء اور رہنماؤں میں سے کوئی بھی اپنے مخالفوں پر کلی غلبہ پانے کے بعد ان سے عفو و درگزر اور مہربانی و شفقت کا سلوک نہیں کر سکا اور نہ ان کے قائم کردہ مذاہب اس امر کو مستحسن قرار دیتے ہیں بلکہ اس کے برعکس وہ لوگ موقعہ ملنے پر غیظ و غضب اور انتقامی جذبہ کی رَو میں بہہ کر اپنے شکست خوردہ مخالفین اور ان کے بے گناہ لواحقین کو نہایت بے دردی اور انسانیت سوز طریق سے تباہ و ملیامیٹ کرتے رہے ہیں اور دشمنوں کو معاف کرنے یا محبت و احسان کے ذریعہ ان کے دلوں پر تسلط حاصل کرنے کا خیال تک بھی کسی کے دل میں نہیں آیا۔

سیاسی راہنماؤں اور حکمرانوں کا نمونہ

یہ تو ہے مذہبی رہنماؤں کی تعلیم اور ان کا عملی نمونہ اب ذرا اس بارے میں دنیا کے سیاسی رہنماؤں اور حکمرانوں کا جائزہ بھی لے لیں گو اس کی وضاحت کے لئے کوئی خاص مثال دینے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ ابتدائے آفرینش سے اب تک ہزاروں حکمران اور بادشاہ ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اپنے دشمنوں کو شکست دے کر اور بہتہ کر کے نہایت وحشیانہ طور پر ان کا خاتمہ کیا اور ان کی کھوپریوں کے اہرام اور ڈھیر لگا لگا کر اپنی انتقامی آگ کو ٹھنڈا کیا۔ انسانی تاریخ کے اوراق اس قسم کے شرمناک اور انسانیت سوز واقعات سے اس قدر بھرے پڑے ہیں کہ پڑھ کر انسان پریشان و ششدر رہ جاتا ہے۔

(باقی)

(ایڈیٹوریل بقیہ ص۲)

م کیا تھا اور خود آپ نے بھی انہی قرائن کی وجہ سے ان کی تردید نہ کی تھی بلکہ صرف یہ شرط لگا رکھی تھی کہ جب تک اللہ تعالیٰ خبر نہ دیگا وہ اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان نہیں کریں گے۔ کیونکہ جو شخص بھی آپ کی اس تقریر کا مطالعہ غور سے کرے گا وہ علی وجہ البصیرت یہ ماننے پر مجبور ہوگا۔ کہ نہ صرف مخالفین کو ہی بلکہ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یقین تھا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ مصلح موعود کے متعلق ہے اور بطور آپ کی اور اسلام کی صداقت کے ثبوت میں عظیم الشان نشان کے آپ ہی کے جسمانی بیٹے کی ذات میں بالیقین پوری ہونی ہے

نسبت الہامی طور پر کوئی قطعی رائے ظاہر کرنے سے بکلی خاموش اور ساکت ہے اور ایک ذرا سا الہام بھی اس بارے میں شائع نہ کیا۔ تو پھر ہمارے مخالفوں کے کانوں میں کس نے پھونک مار دی کہ ایسا اشتہار ہم نے شائع کر دیا ہے" (روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۴۹ تا ۴۵۰)

ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ مخالفین ہی نہیں۔ بلکہ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تعیین کے ساتھ ہی سمجھتے تھے کہ جس لڑکے کی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کی گئی ہے۔ اسی کا نام مصلح موعود ہوگا۔ مگر وہ لڑکا بشیر اول نہیں تھا بلکہ وہ ابھی پیدا ہونے والا ہے۔ مگر وہ ضرور آپ کا ہی جسمانی بیٹا ہوگا۔ اس بات کو واضح کرنے کے لئے یہاں ہم وہ دونوں حاشیے بھی نقل کر دیتے ہیں جو اس تقریر کے ساتھ شائع ہوئے ہیں:-

"یہ مفتری لیکھرام پشاوری ہے جس نے تینوں اشتہار مندرجہ متن اپنے اثبات دعویٰ کی غرض سے اپنے اشتہار میں پیش کی ہیں اور سراسر خیانتوں سے کام لیا ہے مثلاً وہ اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کا ذکر کر کے اس کی یہ عبارت اپنے اشتہار میں لکھتا ہے کہ اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل تک تجاوز نہیں کر سکتا۔ لیکن اس عبارت کا اگلا فقرہ یعنی یہ فقرہ کہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ اس فقرہ کو اس نے عمداً نہیں لکھا کیونکہ یہ اسکے مدعا کو مضر تھا اور اسکے خیال فاسد کو جڑھ سے کاٹتا تھا۔ پھر دوسری خیانت یہ ہے کہ لیکھرام کے اس اشتہار سے پہلے ایک اور اشتہار آریوں کی طرف سے ہمارے تینوں اشتہارات مذکورہ بالا کے جواب میں مطبع چشمہ نور امرتسر میں شائع ہو چکا ہے۔ اُس میں انہوں نے صاف اقرار کیا ہے کہ ان تینوں اشتہارات کے دیکھنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ لڑکا جو پیدا ہوا یہ وہی مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ اس اقرار کا لیکھرام نے کہیں ذکر نہیں کیا۔ اب ظاہر ہے کہ آریوں کا پہلا اشتہار لیکھرام کے اس اشتہار کی خود بیخکنی کرتا ہے دیکھو ان کا وہ اشتہار جس کا عنوان حسب حال ان کے یہ ہے کہ ان اللہ لا یحب الماکرین منہ

(روحانی خزائن جلد ۲ حاشیہ صفحہ ۴۴۹)

عبارت اشتہار ۸ اپریل یہ ہے کہ:

"ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں ۹ برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا"۔ دیکھو اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء مطبع چشمہ فیض قادری بٹالہ۔

عبارت اشتہار ۷ اگست ۱۸۸۷ء یہ ہے:۔ "اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی وہ ۱۶ ذیقعدہ مطابق ۷ اگست میں پیدا ہو گیا۔ دیکھو اشتہار ۷ اگست ۱۸۸۷ء مطبوعہ وکٹوریہ پریس لاہور۔ پس کیا ان تینوں اشتہارات میں جو لیکھرام پشاوری نے جوش میں آکر پیش کی ہیں بو تک بھی اس بات کی پائی جاتی ہے کہ ہم نے کبھی پسر متوفی کو مصلح موعود اور عمر پانے والا قرار دیا ہے۔ فتفکروا فتدبروا۔" (ایضاً حاشیہ ص ۴۴۹)

اس کے بعد اس تقریر کے ایک اور حاشیہ کی عبارت صفحہ ۴۵۳ بھی ملاحظہ فرمائیے:۔

"اس عاجز کی کسی پیشگوئی میں کوئی الہامی غلطی نہیں۔ الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے دیکھو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء و اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہو گیا اور فوت بھی ہو گیا اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اسکے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اسکے الہامات پر ہنستا ہے اور احمق اسکی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے۔ منہ" (ایضاً حاشیہ ص ۴۵۳)

ان حوالوں کو غور سے پڑھا جائے تو یہ باتیں واضح ہو جاتی ہیں

(۱) مصلح موعود آپ کا جسمانی بیٹا ہوگا جو روحانی بیٹا بھی ہوگا۔

(۲) مصلح موعود پیشگوئی کے ۹ سال کے اندر پیدا ہوگا۔

(۳) مصلح موعود محض روحانی بیٹا نہیں ہوگا۔

حیرانی کی بات ہے کہ اس تقریر کی موجودگی میں کس طرح بعض لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں کہ مصلح موعود آپ کا محض روحانی بیٹا ہوگا اور وہ تین سو سال وغیرہ مدت کے بعد پیدا ہوگا۔ اس حقیقت سے اس بات کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے کہ کیوں بعض نیک لوگوں نے شروع ہی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو مصلح موعود بیان

درخواست دعا

میاں عبد الطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ بیدیانوالہ ۱۶ R.B ضلع لائلپور کے مقدمہ کی سماعت مکمل ہو چکی ہے اور فیصلہ ابھی باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے۔ آمین۔

خاکسار عبد الکریم غیور
قائد مجلس خدام الاحمدیہ
بیدیانوالہ ۱۶ R.B ضلع لائلپور

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

لجنات توجہ کریں!

لجنہ اماء اللہ کا چندہ ممبری ہر ممبر لجنہ اماء اللہ کے لئے لازمی ہے۔ تین ماہ کے بجٹ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ اکتوبر، نومبر اور دسمبر کی آمد بہت ہی کم ہوئی ہے اور بجٹ سے تقریباً بارہ سو روپیہ آمد میں کمی رہی ہے۔ اگر یہی حال رہا تو سال کے بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے لئے اپنا بجٹ جو سب نمائندگان لجنہ کے مشورہ سے لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ میں بنایا گیا پورا نہ ہو سکے گا۔ اس لئے میں لجنات کی عہدہ داروں کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ محنت سے کام کریں اور اپنے چندوں کو بڑھائیں۔ ہر عورت سے چندہ اس کی استطاعت کے مطابق وصول کریں۔ جو بہنیں زیادہ چندہ دینے کی استطاعت رکھتی ہوں ان سے زیادہ چندہ وصول کریں۔ جہاں لجنات قائم نہیں اور احمدی بہنیں اس جماعت میں ہیں۔ وہاں کے سیکرٹری مال یا سیکرٹری پریذیڈنٹ کی خدمت میں گذارش ہے کہ جماعت کے دیگر چندہ جات کے ساتھ مستورات سے لجنہ اماء اللہ کے لئے چندہ وصول کر کے بھجوایا کریں۔ میں امید کرتی ہوں کہ اگر سب لجنات کی عہدہ دار سستی ترک کر کے محنت سے کام کریں۔ تو نہ صرف یہ کہ ہم اپنا بجٹ پورا کر سکیں گی بلکہ بجٹ سے زیادہ چندہ جمع کر کے اشاعت اسلام کے کاموں میں حصہ لے سکیں گی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رپورٹ آمد چندہ ممبری بابت ماہ جنوری ۱۹۶۲ء

ماہ جنوری لجنہ اماء اللہ کے چندہ کا گوشوارہ شائع کیا جا رہا ہے جو مندرجہ ذیل ہے ماہ جنوری میں چندہ دینے والی لجنات کی تعداد ۲۵ ہے۔ لجنات کی اتنی بڑی تعداد کے لحاظ سے چندہ اس ماہ لجنات نے بہت کم دیا ہے جو کہ بہت افسوسناک امر ہے مالی قربانی تو قربانیوں میں سے ادنیٰ درجہ کی قربانی ہے۔ میں لجنہ کی عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ سستیوں کو ترک کریں۔ باقاعدگی کے ساتھ ہر ممبر سے چندہ وصول کریں۔ اور ہر ماہ مرکز کو بھجوائیں۔ کام کی ترقی کے لئے باقاعدگی سب سے ضروری امر ہے۔ نیز جس جگہ لجنات قائم نہیں وہاں کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ دوسرے جماعتی چندوں کے ساتھ ان مستورات سے چندہ ممبری لجنہ بھی وصول کر کے بیت المال کو بھجوا دیا کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

کنری سندھ	۱۳ — ۲۵	ملتان چھاؤنی	۳ — ۳۷
قلعہ صوبہ سنگھ	۳۰ — ۰۰	گجرات	۱۰۴ — ۱۲
مجوکہ ضلع سرگودھا	۱۷ — ۰۰	چک ۲۲ لائلپور	۳۵ — ۰۰
سانگلہ ہل	۲۰ — ۵۰	بوریوالہ	۸ — ۶۲
خوشاب	۸ — ۱۹	گوجرخان	۷ — ۵۰
کراچی	۶۲ — ۴۷	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۵ — ۰۰
سرگودھا	۱۹ — ۰۰	محمد آباد اسٹیٹ	۶ — ۰۰
نوشہرہ چھاؤنی	۱۳ — ۶۹	چک ۱۱-۷	۳ — ۵۰
چھانگا مانگا	۱۰ — ۵۵	راولپنڈی	۸۵ — ۸۷
سیرالیون	۱۳۲ — ۰۰	چک ۸۲ ٹی ڈی اے	۴۸ — ۲۵
احمد نگر	۲ — ۶۹	نارنگ منڈی	۷ — ۰۰
لاہور	۸۶ — ۰۶	گنگا پور	۱۰ — ۰۰
بشیر آباد اسٹیٹ	۳۰ — ۰۰	میزان	۶۵۰ — ۰۳

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں یونین کا ایک اجلاس

مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۶۲ء کو تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں دو طلباء افتخار احمد صاحب اور نذیر احمد صاحب خادم نے اسلامی اخلاق کے متعلق تقاریر کیں۔ ہر دو طلباء تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے آل پاکستان مباحثہ میں شرکت کے لئے پہلی مرتبہ اپنے ادارے کی طرف سے گئے تھے۔ انہوں نے ربوہ میں مہمان نوازی اور برادرانہ برتاؤ کا نہایت عمدہ نمونہ دیکھا۔ مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب ایم اے نے اسلامی تاریخ کے بعض سبق آموز واقعات سنائے اور پھر صدر یونین کی طرف سے پرنسپل صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا کہ وہ طلباء کو تقریری اور تحریری مشق کے ذریعہ سے علمی اور مذہبی رنگ میں بہت عمدہ نشوونما دے رہے ہیں۔

(سیکرٹری یونین)

چندہ جلسہ سالانہ

یہ چندہ ایک نہایت اہم اور لازمی چندہ ہے۔ لیکن ابھی تک خرچ کے مقابلہ میں چندہ جلسہ سالانہ کی آمد بہت کم ہے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بعض جماعتیں جن میں چند بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اس چندہ کی وصولی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کرتیں اور باوجود اس کے کہ بہت سی جماعتیں اس چندہ کی ادائیگی میں پیش پیش ہیں۔ پھر بھی جلسہ سالانہ کا خرچ پورا نہیں ہوتا۔ لہٰذا خاکسار ان جماعتوں سے جو اس چندہ کی ادائیگی میں پیچھے ہیں۔ درخواست کرتا ہے کہ وہ اس معاملہ پر پوری سنجیدگی سے غور کریں۔ کہ وہ کیوں اس کار ثواب میں حصہ نہیں لے سکتیں۔ جبکہ دوسری جماعتوں نے اس وقت سو فیصدی اور بعض نے نوے فی صدی اور بعض نے اسی فیصدی تک اس چندہ کا بجٹ پورا کر دیا ہے۔ اور امید ہے کہ سال ختم ہونے سے پہلے سو فیصدی ادائیگی کر دیں گی۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ باقی جماعتیں بھی کیوں پوری وصولی نہ کر سکیں۔ پیچھے رہنے والی جماعتوں کو سوچنا چاہئے۔ کہ یاایھا الذین اٰمنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللّٰہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوٰۃ الدنیا من الاٰخرۃ فما متاع الحیوٰۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا قلیل ○ سورۃ توبہ ع ۶ (ترجمہ: اے ایماندارو! تمہیں کیا ہے؟ کہ جب تمہیں کہا گیا کہ اللہ کی راہ میں نکلو۔ تو تم زمین کی طرف جھکتے چلے جاتے ہو۔ کیا تم بعد میں ملنے والی (اعلیٰ درجہ کی) زندگی کے مقابلہ میں اس ورلی زندگی کو ترجیح دیتے ہو؟ (تو یاد رکھو کہ) موجودہ زندگی کے مال متاع آئندہ زندگی میں کچھ بھی (فائدہ مند) نہ ہوں گے۔

جن جماعتوں کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کچھ معیار کو پہنچ جاتی ہے ان کے نام دعا کی خاطر قبل ازیں شائع کئے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد جن جماعتوں کی وصولی اسی فیصدی سے بڑھ چکی ہے۔ ان کے نام نیچے درج ہیں۔ صحابہ کرام بزرگان سلسلہ اور دیگر تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ ان تمام جماعتوں کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال میں برکت ڈالے۔ اور دوسری جماعتوں کو بھی توفیق عطا فرما دے کہ اپنی ذمہ داریاں کما حقہ نبھا سکیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

سو فیصدی ادائیگی

ضلع جھنگ:- گگی نو
ضلع لائلپور:- چک ۲۵ گ ب
ضلع لاہور:- گڑھی شاہو۔ دہلی جنگ
ضلع سرگودھا:- چک ۹ پنیار۔ چک ۳۵ جنوبی ساہیوال
آزاد کشمیر:- در نیاہ بٹالی

ضلع ملتان:- چک ۱۲۲/۱۰-R
ضلع منٹگمری:- چک ۷۹/5R-7 نیاز نگر
ضلع شیخوپورہ:- باڑیانوالہ
ضلع تھرپارکر:- نور نگر
ضلع گوجرانوالہ:- برج درکس

نوے فی صدی سے زیادہ وصولی

ضلع لائلپور:- چک ۶۱ ج ب ٹھروڑ۔ چک ۳۳۲ ج ب دھنیو۔ چک ۶۰ ر ب کھیم سنگھ والا
ضلع منٹگمری:- دینالہ اسٹیٹ
ضلع لاہور:- بھیر ضلع مظفر گڑھ:- چک ۹۳ T.D.A
ضلع ڈیرہ غازیخاں:- چاہ اسمٰعیل والا ضلع سرگودھا:- منڈی جوہر آباد
ضلع حیدر آباد:- ظفر آباد اسٹیٹ دھیلا بینی۔ ظفر آباد اسٹیٹ دہنہ نوٹکا

اسی فیصدی سے زیادہ وصولی

ضلع جھنگ:- دار الیمن ربوہ
ضلع منٹگمری:- عارف والا۔ ہیرک
ضلع سیالکوٹ:- مادوکے بھگت
ضلع ہزارہ:- مانسہرہ
ضلع سانگھڑ:- سانگھڑ

ضلع ملتان:- ملتان شہر۔ چک ۲۱۶ E.B
ضلع لاہور:- دہلی دروازہ۔ قصور
ضلع گجرات:- موہنگ۔ لکھیاں
ضلع نوابشاہ:- جاپور
ضلع حیدر آباد:- نور کوٹ احمدیاں

تصحیح

الفضل مورخہ ۸/۲/۶۲ پرچہ نمبر ۳۳ کے صفحہ نمبر ۴ پر وصیت خیر النساء زوجہ شیخ منصور احمد صاحب کا نمبر وصیت ۱۶۳۵۳ شائع ہوا ہے۔ قارئین اس کی درستی فرما دیں۔ موصیہ کا نمبر وصیت درست ۱۶۳۵۶ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے والد صاحب محترم چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ کھوکھووالی چک ۳۱۲ ج ب بعارضہ خرابی جگر سخت علیل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (احمد حسین باجوہ گودام انسپکٹر لائلپور ریلوے)

(۲) خاکسار کے ورا کے عزیزم چوہدری محمد اعظم بی اے ایس۔سی۔بی۔ٹی کے چار بچے یکے بعد دیگرے چند ماہ کے ہوکر فوت ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت اور صحابہ کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو زندہ رہنے والی اور خدمت دین کرنے والی نرینہ اولاد عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد رمضان کارکن دیکان تحریک جدید)

(۳) بندہ کے والد صاحب ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (محمد عبداللہ خاں کراچی نمبر ۲)

(۴) میں اور میرے بڑے بھائی محکمانہ امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (لطف الرحمٰن ناز)

(۵) میرے والد چوہدری محمد یوسف صاحب کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اقبال۔ ربوہ)

(۶) خاکسار کی چھوٹی بچی بعمر دو سال چند دنوں سے شدید کھانسی میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ و جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک الطاف حسین دین نواں شہر کبیر والا)

(۷) میری بچی نصرت جہاں عرصہ سے بیمار ہے۔ کافی علاج معالجہ کرنے کے باوجود کوئی آرام نہیں ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان، احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (فضلاں بی بی موضع تہاں ضلع گجرات)

(۸) میری بڑی ہمشیرہ مجیبہ بیگم دماغی عارضہ سے بیمار ہے۔ کافی علاج معالجہ کروانے کے باوجود ابھی تک اُسے کوئی افاقہ نہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنوں اور درویشان قادیان سے اس کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ (حفیظہ اعجاز گنج مغلپورہ لاہور)

(۹) حاجی میاں غلام محمد صاحب قادیانی عرصہ سے صاحب فراش ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں محض اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(۱۰) مکرم میاں عبداللطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ بیدیانوالہ $\frac{61}{R.B}$ ضلع لائلپور کے مقدمہ کی سماعت مکمل ہو چکی ہے اور فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ (احقر عبدالکریم قائد خدام الاحمدیہ بیدیانوالہ چک نمبر $\frac{61}{R-B}$ ضلع لائلپور) ۴

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نومولود کا نام "نصیر احمد" تجویز فرمایا ہے۔ اس بچہ کی صحت و سلامتی، نیک اور خادم دین بننے اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد عارف واقف زندگی درویش قادیان)

سبقت کے ثواب کے لئے ہاتھ سے محنت کر کے چندہ ادا کرنے کی مثالیں

مکرمہ محترمہ صالحہ بیگم ریحانہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کنری (ڈاک تھرپارکر سندھ) مطلع فرماتی ہیں کہ حسب ذیل بہنوں نے اس جذبہ کے تحت کہ ان کا چندہ تحریک جدید جلد از جلد ادا ہو جائے ہاتھ سے محنت کر کے کچھ روپیہ کمایا اور چندہ میں دے دیا۔ فجزاھن اللہ۔

(۱) محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغفور سٹوری ۷۵۔۱۹ روپے (اس میں ۵۰۔۳ چندہ وقف جدید بھی شامل ہے)

(۲) محترمہ حبیب بیگم صاحبہ بیوہ محترم فضل کریم صاحب مرحوم ۰۰ — ۳ روپے

(۳) محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب۔ ۱۲ — ۵

قارئین کرام سے محترمہ صالحہ بیگم ریحانہ صاحبہ کے لئے جنہوں نے یہ نیک تحریک فرمائی اور دیگر بہنوں کے لئے جنہوں نے لبیک کہا اور مستورات کے لئے نیک مثال قائم فرمائی دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۸۰۰۔ مکرم میاں نذیر احمد صاحب زرگر سیالکوٹ شہر	۲۰ — ۰۰
۸۰۱۔ مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب "	۵ — ۰۰
۸۰۲۔ " محمد نصیب صاحب "	۲ — ۰۰
۸۰۳۔ " سید پیر احمد شاہ صاحب "	۱ — ۰۰
۸۰۴۔ " میاں غلام محمد صاحب صراف "	۲ — ۰۰
۸۰۵۔ متفرق افراد	۲ — ۲۵
۸۰۶۔ مکرم میاں اللہ بخش صاحب راولپنڈی	۵ — ۰۰
۸۰۷۔ " سید بشیر احمد صاحب "	۳۰ — ۰۰
۸۰۸۔ " چوہدری نثار احمد صاحب "	۱۰ — ۰۰
۸۰۹۔ " چوہدری محمد یوسف صاحب چک نمبر ۱ سانگھڑ سندھ	۴ — ۸۸
۸۱۰۔ احباب جماعت احمدیہ کلسیاں ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم منظور حسین صاحب	۵ — ۰۰
۸۱۱۔ " " آہنہ ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم لال احمد شاہ صاحب	۴۴ — ۰۰
۸۱۲۔ " " اوکاڑہ بذریعہ مکرم حاکم علی صاحب	۴۶ — ۰۰
۸۱۳۔ " " رحیم یار خاں بذریعہ مکرم بابو نور احمد صاحب	۲۰ — ۰۰
۸۱۴۔ " " کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب	۱۵ — ۰۰
۸۱۵۔ " " دلیو کے ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم شرف الدین صاحب	۵ — ۲۸
۸۱۶۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بیوہ ماسٹر محمد شفیع صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا	۵ — ۷۵
۸۱۷۔ احباب جماعت احمدیہ موہلنکی ضلع گوجرانوالہ بذریعہ مکرم مرزا اسحاق صاحب	۳۸ — ۰۰
۸۱۸۔ مکرم سردار یعقوب احمد صاحب دیپالپور اسٹیٹ ضلع منٹگمری	۵ — ۰۰
۸۱۹۔ " غلام فرید صاحب چک نمبر ۴۸ ضلع جھنگ	۵ — ۰۰
۸۲۰۔ احباب جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب	۸ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۴

۱۱۔ میرے والد صاحب بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (بشیر احمد پرویز کراچی نمبر ۵)

۱۲۔ "صوبیدار" محمد عبدالصمد صاحب مولوی فاضل پشاور چھاؤنی ایک لمبے عرصے سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور اب بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ درویشان قادیان اور تمام بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالستار داد رحمت دہلی ربوہ)

۱۳۔ خاکسار عرصہ سات آٹھ ماہ سے ایک ملازمت کی کوشش کر رہا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (قریشی مسعود احمد احمدی از شاہجہانپور)

اعلان نکاح

مورخہ ۹/۲/۶۲ بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عشاء مسجد احمدیہ مری روڈ راولپنڈی میں محترم مولانا محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری نظارت اصلاح و ارشاد کا نکاح محترمہ سکینہ انور صاحبہ بنت میاں عبدالرحیم صاحب آف جھنگی لولہ راولپنڈی سے چھ صد روپیہ حق مہر پر مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ درویشان اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔ (مہتمم نشر و اشاعت اصلاح و ارشاد)

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسّی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

یوم مصلح موعود کے موقع پر ربوہ میں عظیم الشان جلسہ

بقیہ صفحہ اوّل

اسلام دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا وہ آگے ہی آگے بڑھے گا اور ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ اس کا قدم پیچھے ہٹے۔ قومیں اسلام میں داخل ہو کر آپ سے برکت حاصل کر رہی ہیں اور آئندہ زمانوں میں جو قومیں اسلام میں داخل ہوں گی وہ بھی آپ سے ہی برکت حاصل کریں گی کیونکہ انہیں بھی تبلیغ اسلام کی اُس بنیاد کے طفیل ہی اسلام کی نعمت حاصل ہوگی جو آپ نے ہمیشہ ہمیش کے لئے نہایت مستحکم طور پر قائم فرما دی ہے۔

آپ کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے تقریر فرمائی آپ کی تقریر کا موضوع تھا "مصلح موعود کا مقام اور ہماری ذمہ داریاں" آپ نے انبیاء سابقین کی پیش گوئیوں اور خود پیش گوئی مصلح موعود کی روشنی میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارفع و اعلیٰ مقام کو وضاحت سے پیش کرنے کے بعد احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں انہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد یاد دلا کر انہیں خدمتِ اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے اور بالخصوص مالی جہاد کے ساتھ ساتھ اس راہ میں اپنی زندگیاں وقف کرنے کی اہمیت کو واضح کیا۔

آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے اس امر کو واضح کرنے کے بعد کہ مصلح موعود کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے ہونا ضروری تھا اس قسم کے لایعنی نظریات کی کہ پیش گوئی مصلح موعود کے مصداق نے تین چار سو سال کے بعد ظاہر ہوتا ہے پُرزور تردید فرمائی آپ نے خود انہی لوگوں کی تحریرات سے جو اس قسم کے نظریات پیش کر کے اس پیش گوئی کے عظیم الشان ظہور کو جھٹلانا چاہتے ہیں ثابت کیا کہ یہ لوگ پہلے خود تسلیم کرتے تھے کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزندوں میں سے ایک فرزند ہیں۔ آخر میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود میں مصلح موعود کی علامتوں کا پورا ہونا ثابت کیا اور دنیا کے کناروں تک حضور کی شہرت کا ثبوت دینے کے بعد پیش گوئی کے اس حصہ کی کہ "تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا" کی نہایت لطیف تشریح بیان فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اس میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ جب مصلح موعود کی شہرت اس کے عظیم الشان کارناموں کی وجہ سے زمین کے کناروں تک پھیل جائے گی تو اس سے عناد رکھنے والے لوگ آتش حسد میں بھڑک اٹھیں گے اور اپنی ناکامی و نامرادی کو چھپانے کے لئے اس پر اسی طرح اتہام لگانے شروع کر دیں گے جس طرح یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائے تھے تو اس وقت خدا تعالیٰ مصلح موعود کو اور زیادہ رفعت عطا فرما کر اسے اس قسم کے اتہاموں سے اسی طرح بری ثابت کرے گا جس طرح اس نے عیسیٰ علیہ السلام کا رفع کر کے انہیں یہودیوں کے الزاموں سے بری ثابت کیا تھا۔ سو نفسی نقطہ آسمان کی طرف بلند ہونے کا یہی مطلب ہے کہ یہ اتہام تراشنے والے خائب و خاسر ہوں گے اور خدا مصلح موعود کو اور زیادہ عزت و عظمت عطا کرے گا اور اپنی خاص تائید و نصرت کے ذریعہ دنیا کو بتا دے گا کہ مصلح موعود عنداللہ بہت بلند مقام پر فائز ہے اور جو لوگ اسے متہم کرنے کی کوشش میں ہیں وہ خود ہدایت سے دُور اور مردود ہیں۔

آپ نے اس ایمان افروز تقریر کے بعد اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے دوران بعض احباب نے بعض ایمان افروز نظمیں بھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں چنانچہ حکیم نذیر احمد صاحب نے عبدالوہاب صاحب حجازی لائل پور کی ایک پنجابی نظم اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض منتخب اشعار سنائے نیز مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل نے اپنا تازہ کلام پیش کیا جو آپ نے خاص اس موقع کے لئے کہا تھا۔

اعلان

ملتان ڈویژن میں درج ذیل وینڈنگ / کیٹرنگ کے خالی ٹھیکوں کو چلانے کے خواہشمند امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں جو زیادہ سے زیادہ اس دفتر میں ۲۷ر فروری ۶۲ء تک رجسٹری لفافوں میں پہنچ جانی چاہئیں صرف وہ موزوں اشخاص یا فرمیں درخواست دیں جو

۱۔ (الف) جو کیٹرنگ کے کام سے متعلق رہے ہوں اور

(ب) اس بات کا تسلی بخش ثبوت فراہم کر سکیں کہ ان کے پاس ضروری مالی اور دیگر وسائل موجود ہیں جس سے وہ مسافر عوام کی خدمت مستعدی کے ساتھ انجام دے سکیں گے۔ اور

(ج) اس بات کا معاہدہ کریں کہ وہ بذات خود یا اپنے انتظام کے ذریعے کاروبار کو چلائیں گے اور محض منافع کمانے کی خاطر ٹھیکہ کسی اور کو دے کر درمیانی واسطہ نہیں بنیں گے۔ یا

(د) اگر وہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن پر پہلے سے وینڈنگ کا ٹھیکہ چلا رہے ہوں۔ تو اس بات کی وضاحت کریں کہ ان ٹھیکوں میں سے کوئی ٹھیکہ ملنے کی صورت میں وہ موجودہ ٹھیکہ سے دست بردار ہو جائیں گے۔

نوٹ:۔ اگر درخواست کسی فرم یا کمپنی کی جانب سے دی جا رہی ہے تو اس صورت میں فرم یا کمپنی رجسٹرار آف فرمز ویسٹ پاکستان لاہور کے پاس باقاعدہ رجسٹرڈ ہو۔ شراکت دستاویز فارم "اے" اور رجسٹریشن فارم "سی" جاری کردہ رجسٹرار آف فرمز ویسٹ پاکستان لاہور کی مصدقہ نقول بھی درخواستوں کے ہمراہ بھیجی جائیں۔

۲۔ ہر درخواست دہندہ کے باپ کا نام خواہ وہ انفرادی طور پر درخواست دے رہا ہو یا شرکت کی صورت میں ضرور لکھا جائے۔

۳۔ کسی فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سے پیشتر سابقہ حالات اور اچھے چال چلن کا سرٹیفکیٹ اصل یا اس کی نقول بھی درخواستوں کے ہمراہ منسلک کی جائیں۔

۴۔ تمام درخواست دہندگان انٹرویو کے لئے اس دفتر میں یکم مارچ ۶۲ء کو ۱۰ بجے حاضر آئیں اس سلسلہ میں مزید کوئی اطلاع نہیں دی جائے گی۔

نمبر شمار	نام سٹیشن	ٹھیکے کی تفصیلات
۱۔	خانیوال	وینڈنگ (جملہ اشیاء)
۲۔	بہاولنگر	(پاکستانی طرز کا) ریفرشمنٹ روم

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ ملتان)

کالنگا کی فوجوں نے ایک شہر پر قبضہ کر لیا

لیوپولڈ ول ۲۰ر فروری۔ کالنگا کی حکومت کے ایک اعلان کے مطابق کالنگا کی فوجوں نے گزشتہ روز شمالی کالنگا کے شہر کونگولو پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

بیمار بچوں کے لئے بہترین دوا
اور
کمزور بچوں کے لئے عمدہ ٹانک

بے بی ٹانک

قیمت ایک ماہ کورس ۲/- روپے خرچ ڈاک و پیکنگ ۱۹/۱ روپے خواہ ایک منگوائیں یا ایک سو

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

بہترین اقسام کے پیوندی آم کے پودہ جات کے حصول کا سنہری موقعہ

ہمارے فروٹ فارمز ناصر آباد۔ محمود آباد میں پیوندی آم کی بہترین اقسام لنگڑا۔ لمبے سرولی۔ ثمر بہشت۔ مدراس الفانسو۔ فجری۔ دسہری کے پودہ جات کی ایک محدود تعداد قابل فروخت موجود ہے۔ چونکہ پودہ جات لگانے کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ اس لئے خواہشمند احباب ایڈوانس رقوم بھیج کر پودہ جات ریزرو کروا لیں۔ جن کی رعائتی شرح حسب ذیل ہوگی:۔

(۱)	مدراس الفانسو۔ فجری	۵۰۔۵۰
(۲)	لنگڑا۔ لمبے سرولی۔ ثمر بہشت	۶۰۔۵۰
(۳)	ان دسہری	۷۰۔۵۰

دیگر معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ جات پر رجوع فرمائیں:۔

(۱) انچارج باغ
ناصر آباد فارم۔ ڈاک خانہ خاص
ریلوے اسٹیشن کنجیجی
ضلع تھرپارکر

(۲) انچارج باغ
محمود آباد فارم۔ ڈاک خانہ کنری
ریلوے اسٹیشن کنری
ضلع تھرپارکر

سیلز انچارج ایم ایم سنڈیکیٹ۔ محمود آباد فارم
ڈاکخانہ کنری۔ ضلع تھرپارکر

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے بھائی طارق ہمایوں کی تانگہ کے حادثہ میں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب سے اس کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خضر حیات فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴